اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر یکم لغایت سوم — جلد سیزدہم

معہ

ضمیمہ المتضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق ۱۸۹۰ء

قیمت رسالہ وضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے - خواص (رؤساء اہل اسلام) بنظر اعانت للہ عنایت فرماتے ہیں بعض اشخاص سے جنکی آمدنی ۴۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں رعایتہً ۲ روپیہ لئے جاتے ہیں جنکی آمدنی دش روپیہ سے زیادہ نہیں تین روپیہ جو دش روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہیں رکھتے [illegible] اُن کو بلا قیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے اسکی عام قیمت تین روپیہ ہے

خاص ...... ۳ - رعایتی ...... عہ - ادنی ۱۲

رسالہ فتح اسلام اور اسکے حواشی توضیح المرام و ازالۃ الاوہام

پر

ریویو

اور

ان کے مؤلف خیالی مسیح مرزا قادیانی - اور اسکے ایک فرضی حواری حکیم نورالدین بھیروی جمونی سے

گفتگو

کا بقیہ

فہرست مضامین

(۱) سالانہ واجب العرض -

(۲) فتنہ قادیانی - (لائق ملاحظہ - جنگ جویان وصلح خواہان) -

(۳) بقیہ گفتگو (جسمین پہلے مرزا قادیانی کو اشتہار ۲۶ - مارچ کا بقیہ جواب ہے - پھر حکیم نورالدین بھیروی جمونی سے مباحثہ - پھر مرزا قادیانی سے گفتگو -)

ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ - (اسلامیہ پریس لاہور میں طبع ہوا) ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد دوازدہم اشاعۃ السنۃ باوجود کثرت عوائق ومشاغل وقلت اسباب ووسائل اکثر خریداروں کو پیشگی پہنچگی ہے اور بعض معاونین کے (جو بغرض نصرت دین پیشگی قیمت ادا کرتے ہین) حق سے سبکدوشی حاصل ہوئی۔ اب وہ حضرات جو قیمت جلد دوازدہم بلکہ یازدہم وغیرہ کے باقیدار ہین انصاف وہمدردی کو کام مین لا کر جلد دوازدہم تک بیباقی کرین اور وہ حضرات جو ہمیشہ پیشگی اعانت کرتے ہین قیمت جلد سیزدہم کے ارسال سے کارخانہ کی اعانت کرین۔

فتنۂ قادیانی

"ابھی فتنے ہے کوئی دم مین قیامت ہوگا"۔

ہمارے ناظرین اسدفعہ اشاعۃ السنۃ مین صرف مرزا قادیانی کے متعلق ایک ہی مضمون سو بھی شخصی وجزئی بحث کا متضمن [illegible] کجا تھی؟ اور یہ کہین کہ اشاعۃ السنۃ تو شخصی جزئی مباحث سے قلم کو روک چکا اور مسلمانونکی باہمی نزاع کی موقوفی کے درپے اور اتفاق واتحاد مین کوشان تھا۔ اب اسکو کیا ہوگیا ہے کہ ایک مسلمان سو بھی کیسا؟ ولی مجدد۔ ملہم ومحدث سے جا لپٹا اور ایسا لپٹا کہ مسائل کلی واتفاقی زیر بحث کو بکلفت بھول گیا۔ ولیکن وہ مہربان اگر صبر وتحمل کو کام مین لا کر اس مضمون کو اور اس قسم کے مضامین آئندہ کو اول سے آخر تک پڑھ جا بینگے تو امید ہے کہ اشاعۃ السنۃ کو اس روش کی تبدیل اور موجودہ قال وقیل پر نہ صرف معذور ومعاف رکھینگے بلکہ مصیب وماجور قرار دین گے۔ اور یہ یقین کرینگے کہ اسکی یہ مباحث جزئی وشخصی نہین بلکہ کلی وقومی ہین اور اسمین کسی مسلمان یا ملہم مجدد ومحدث کا مقابلہ نہین بلکہ نیچریون آریون عیسائیون اور فلسفیون کی جماعتون سے جن مین دریردہ مخاطب بھی شامل وداخل ہے مقابلہ ہے۔ اور ان مین بحث بھی کسی خاص مسئلہ جزئی مین نہین ہے بلکہ ان کلیات وامہات مسائل پر بحث ہے جو اسلام اور جملہ ادیان سماویہ کے اصل اصول ہین۔ اور وہ یہ جان لینگے کہ میرزا قادیانی جو ایک وقت تک فرقہائے مذکورہ بالا کا مقابل اور تائید اسلام کا مدعی تھا۔ اب وہ اپنی نبوت کا مدعی ہوگیا ہے۔ اور اصول اسلام کے برخلاف نیچریہ نصاری آریہ اور فلاسفہ کے اصول کو از سر نو زندہ کرنا چاہتا ہے۔ گر آنہ انجا کہ اسکو اس امر کا خوب یقین ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صریح مقابل ہوکر اپنی نبوت کا سلسلہ قائم نہین کرسکتا اور اسصورت مین کوئی مسلمان اسکی دعوت قبول نکریگا لہذا وہ مسلمانون کو اپنے دام مین لانے اور اپنے دعاوی کو ان سے قبول کرانے کی غرض سے بظاہر اسلام اور اتباع خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدعی ہے۔ اور خدا ورسول کی کلام کو ہیر پھیر کر کے اپنے دعاوی باطلہ کے ثبوت پر دلیل

سلہ - زر - وقت اور فرصت -

ٹھیراتا اور رواتفون مین پھیلاتا اور اہل اسلام کی پبلک مین کہتا ہے کہ مسیح موعود جسکے قیامت سے پہلے
آنیکی قرآن وحدیث مین خبر ہے مین ہون - اور حضرت مسیح ابن مریم نبی اللہ فوت ہو چکے ہین وہ اب دنیا مین نہین
آسکتے - اور انکے معجزات مشہورہ احیاء موتے وخلق طیور کو ماننا شرک ہے اور آنحضرت صلعم کا معراج مین
آسمان پر جانا اور حضرت مسیح کا آسمان پر زندہ رہنا ایسے خوارق سے ہین جن سے ایمان بالغیب ٹوٹ
جاتا ہے - اور میرے لئے خدا تعالے نے خوارق کا دروازہ کھول دیا ہے - مین ہر شخص کو خوارق اور آسمانی
نشان دکھا سکتا ہون اور مین بطور استعارہ ابن اللہ کہلا سکتا ہون اور مین مسلمانون کا وہ امام ہون جسکو
وہ امام مہدی سمجھ رہے ہین وغیرہ وغیرہ جنکا اجمال اس رسالہ کے صفحہ (۵) مین ہے اور تفصیل ریویو مین ہوگی
اور انکے پرائیویٹ جلسو نمین ایسی پیشگویان سُنا تا ہے جن کی تفصیل کا یہ وقت نہین ہے (جیسے ہشت
سالہ میعاد کی پیشگوئی وغیرہ وغیرہ) اور ان دعاوی و خیالات مین وہ کامیابی بھی ظاہر کر رہا اور یہ کہہ رہا ہے
کہ ساٹھ ہزار اشخاص اسکے پاس آچکے ہین - جن کی مہمانداری مین وہ دس ہزار روپیہ کے قریب خرچ کر چکا ہے
اور بہت سے لوگون نے (جنکی فہرست وہ خود شایع کرنا چاہتا ہے وہ نہ کریگا تو ہم شایع کرینگے) اسکو مسیح موعود و امام وقت مان لیا ہے
اسکے ان دعاوی و بیانات سے مسلمانون کے مذہب امن مین جسقدر
رخنہ و انقلاب [illegible] حضرت قادیانی اور
اور اسکے حواری انکار کرینگے تو ہم اسکی تفصیل و بیان سے متعرض ہونگے) اس صورت مین اشاعۃ السنۃ کا خصوصیت
کے ساتھ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو روکے اور جملہ مضامین سابق کو چھوڑ کر ہمہ تن اسکے دعاوی کے رد کے درپے ہو اسکے اصول
باطلہ کا ابطال کرے اور اصول حقہ اسلامیہ کی حمایت علمی وعملی دے - اسکی موجودہ جماعت وجمعیت کو تتر بتر کرنے مین کوشش کرے
اور آیندہ مسلمانون خصوصاً اہل حدیث کو جنکا یہ خادم ہے اس جماعت مین داخل ہونیسے بچاوے کیونکہ اسی (اشاعۃ السنۃ)
نے قادیانی کے سابق دعوی حمایت اسلام اور اشتعال مخالفین اسلام و وعدہ تائید دین بنشانہاے آسمانی و نصرت اصول
اتفاقی اسلامی سے دھوکہ مین آکر ریویو براہین احمدیہ مندرجہ نمبر ۶ وغیرہ جلد ۷ مین اسکو امکانی ولی وملہم بنایا اور
لوگون مین اسکا اعتبار جمایا تھا جسکو یہ حضرات اپنے دعاوی مستحدثہ کی تائید مین اب پیش کر رہے ہین - اور
اسکی عبارات اپنی تحریرات و رسائل مین نقل کرکے ان سے فائدہ اٹھا رہے اور اپنے دعاوی کی صحت ثابت
کر رہے ہین - اشاعۃ السنۃ کا ریویو براہین اسکو امکانی ولی وملہم نہ بناتا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ
براہین احمدیہ کی وجہ سے تمام مسلمانون کی نظرون مین بے اعتبار ہو جاتا - کیونکہ بہت سے علما مختلف دیار
ہندوستان و پنجاب و عرب کا ان الہامات کے سبب اسکی تکفیر و تفسیق و تبدیع پر اتفاق ہو چکا تھا - صرف اشاعۃ السنۃ
کے ریویو نے فرقہ اہل حدیث اور اپنے خریدارون کے خیال مین اس کے الہام وولایت کا امکان جما رکھا اور

اسکو حامی اسلام بنا رکہا تہا۔

لہذا اسی (اشاعۃ السنۃ) کا فرض اور اسکے ذمہ یہ ایک قرض تہا کہ اس نے جیسا اسکو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑہایا تہا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اسکو زمین پر گرادے اور تلافی مافات عملین لادے۔ اور جبتک یہ تلافی پوری نہولے تبتک بلا ضرورت شدید کسی دوسرے مضمون سے تعرض نکرے +

اسی وجہ سے نمبر ۱۲ جلد ۱۲ اور اس جلد کے تین نمبرون مین اسکے متعلق بحث ہوئی ہے اور آیندہ بہی انشاء اللہ تعالیٰ تا انفصال مقال و انقطاع جدال حضرت قادیانی اسمین یہی بحث رہیگی۔

اس وقت تک تو صرف مراسلت فریقین طبع ہوئی جس سے اہل بصیرت و انصاف کو بخوبی ثابت ہوگا کہ یہ شخص اپنے اقوال و بیانات مین صادق اور اپنے حال مین مستقیم اور اپنے دعاوی مین نیک نیت نہین ہے اور ان حالات کے ساتھ وہ کسیطرح ملہم نہین ہوسکتا اور جن پر یہ ثبوت مخفی رہیگا انکو اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۱۳ مین یہ امر مبرہن کر کے دکہایا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ **اور آیندہ** ریویو مین یہ ثابت کیا جائیگا کہ مرزا قادیانی ان دعاوی اور اعتقادات مین اصول اسلام کا مخالف ہے۔ اور اصول نیچریہ۔ آریہ۔ نصاریٰ و فلاسفہ کا مقلد و موافق ہے اور الہام موعود مسیحائی کجا یہ کسی [illegible] ہونا ممکن ہی نہین۔

ایسا شخص ملہم و خطاب الٰہی کا مخاطب ہو تو الہام کا بالکل اعتبار اٹہ جاتا ہے۔ اور جملہ ملہمین انبیاء اور اولیاء بر تن یقین کے حقمین یہ ظن بدپیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ بہی ایسے ہی تہے۔ حاشا جنابہم عن ذلک - اور اس **ریویو** مین یہ بیان ہوگا کہ قادیانی کا یہ دام الہام کیونکر پہیل گیا ہے۔ اور اسکی کلام کا بعض لوگون پر اثر کیون پڑجاتا ہے اور اشاعۃ السنۃ کی کارروائی پر مرزا قادیانی اور اس کے حواریون نے ابتک کیا **سلوک** کیا اور کیا آیندہ ہوگا۔ اور اسکا اثر فریقین پر کیا پڑے گا۔

اسوقت جو سلوک ان سے ہوا ہے وہ یہ ہے (۱) خریداری اشاعۃ السنۃ کو موقوف کرنا یا اسکی واجبی قیمت (باوجود عدم عادت نادہندگی) دبا رکہنا۔ (۲) رسائل و اخبارون مین عامیانہ گالیان دینا (۳) گمنام خطون کے ذریعہ گالیان سنانا اور دہمکانا **آیندہ** اس سلوک سے ڈرانا اور دہمکانا کہ اگر تم مخالفت مرزا سے باز نہ آؤگے تو ہم اور گالیان دینگے اس سلوک کا اثر وہ حضرات تو یہ سوچ بیٹھے ہین کہ صاحب اشاعۃ السنۃ گالیون سے ڈرکر ہماری مخالفت چہوڑ دیگا۔ مگر انکا یہ خیال خام سودا اور محال ہے **صاحب** اشاعۃ السنۃ تمہاری مخالفت کو اپنا دین و ایمان سمجہتا ہے لہذا وہ گالیون کے خوف سے اپنے **ایمان** کو نہ چہوڑیگا ان گالیونکا بداثر تم ہی پر پڑیگا۔ **اول** نسبت اہل مہذب لوگونمین تمہارا کذر ہونا ثابت ہوگا۔ **دوم** صاحب اشاعۃ السنۃ کا صبر اور گالیونکا جواب نہین دینا دنیا و آخرت مین ناگہانی بلا نازل کریگا۔ **سوم** اشاعۃ السنۃ کے دوست و حامی ان گالیونکا ایسا جواب دینگے کہ پہر تم کالیان دینا بہول جاؤگے وہ جواب دشنام بدشنام نہوگا بلکہ اور ہی قسم کا جواب ہوگا جو عمدہ اسر تہذیب و عدل پر مبنی ہوگا **جو لوگ** خیر خواہ طرفین مین وہ ان حضرات کو سمجہا دین کہ وہ گالی گلوچ سے باز آدین ورنہ کسی جوابی کارروائی پر جو انجانب سے ہو ہم پر افسوس شکایت نکرین +

۵ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن۔ اجابت از در حق بہر استقبال مے آید +

بقیہ گفتگو

تتمہ جواب اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء

اس اشتہار مین جو آپ نے[1] لکہا ہے کہ توضیح مرام کے اخیر مین بضیحتہ لکہا بھی گیا تھا کہ جب تک تینون رسالون (فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ وازالہ اوہام۔) کو دیکھ نہ لین کوئی راے ظاہر نہ کرین۔ مگر وہ (علما معترضین) آخر تک صبر نہ کر سکے"۔
عجب مغالطہ [illegible] کا مصداق ہے۔ آپ* خیالات ومقالات نیچریہ فلاسفہ ونصاریٰ علی رؤس الاشہاد اشتہار کرین اور

---

* جیسے آپکے یہ خیالات ومقالات (۱) کسی بشر کا (آنحضرت ہون خواہ مسیح) آسمان پر چڑھنا اور اترنا سنت اللہ اور فطرت (قانون قدرت یا نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالےٰ کا دنیا میں ایسے خوارق دکہانا اپنی حکمت کو اور ایمان بالغیب کو تلف کرنا ہے۔ (دیکھو توضیح المرام صفحہ ۱۰۹ وغیرہ۔
(۲) مطلق نبوت ختم ومحدود نہین ہوئی صرف نبوت تامہ (جسکی آپکے حواری نے مجلس مناظرہ مین بجواب سوال نشانہ دہم نبوت تشریعی سے تفسیر کی ہے) ختم ہوئی ہے اور نبوت جزئی (جسکا دوسرا نام محدثیت ہے) کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہیگا۔ (توضیح صفحہ ۱۹)
(۳) حضرت مسیح اور آپ (مرزا صاحب) کے دلمین جو قوی محبت ہے اس نے خدا کی محبت کو اپنی طرف کہینچ لیا ہے۔ ان دونون محبتوں کے ملنے سے (جو درحقیقت نر و مادہ کا حکم رکھتی ہین) تیسری چیز پیدا ہوئی ہے۔ جسکا نام روح القدس ہے اور اسکو بطور استعارہ ان دونون محبتون

[1] یعنی میرزا غلام احمد صاحب خیالی مسیح۔

ان کو اردو زبان مین چھاپ کر ملکون مین پھیلا دین اور پھر علماء وقت سے یہ درخواست کرین کہ وہ اسپر کچھ نہ بولین۔ اور اپنے ایمانی فرض انکار و تغییر منکر کے تارک رہین اور آپکے پاس خاطر سے آگ کی لگام اپنے منہہ پر چڑہالین۔ اور اس احمق بافندہ کی نظیر بن جائین جسنے ایک چالاک چور پکڑا تھا۔ اس چالاک نے اسے کہا کہ چھوڑ دے میرا پھوڑا دکھتا ہے تو اس سادہ لوح بافندہ نے اسکو چھوڑ دیا اور وہ شاطر رفوچکر ہوا۔ حضرت مرزا صاحب

توضیح مرام صفحہ

کا بیٹا کہنا اور ان دونون کو ماں باپ کہنا) بیجا نہین ہے۔ اور یہ پاک تثلیث ہے۔ توضیح صفحہ ۲۳

(۴) آپ (مرزا صاحب) کو اور حضرت مسیح ابن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہین (دیکھو توضیح صفحہ ۲۷)۔

(۵) ملائکہ کا بذات خود آسمان سے [illegible] شخص وغیرہ سے زمین پر [illegible] عقل سے باطل ہے اور ملک الموت کا اپنی ذات سے زمین پر آنا اور ایک سکینڈ مین ہزارون ارواح کو قبض کرنا محال و نا ممکن ہے (توضیح صفحہ ۳۰ و ۳۱)

(۶) ملائکہ وہ روحانیات ہین جنکو فلاسفر نفوس فلکیہ کہتے ہین۔ اور وید کی اصطلاح مین ارواح کواکب۔ یہ ملائکہ ارواح کواکب اور سیارات کے لیئے جان کا حکم رکھتے ہین (اور وہ ان کے لیئے بمنزلہ قالب ہین) اور عالم مین جو کچھ ہو رہا ہے انہی ستارون کے قوالب اور ارواح کے تاثیرات سے ہو رہا ہے۔ (توضیح صفحہ ۳۳-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۶۷)

(۷) جبرئیل امین جو انبیا کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہین اترتا۔ اور اپنے ہیڈکوارٹر (صدر مقام یا یون کہو کہ قالب) نہایت روشن نیر (سورج) سے جدا نہین ہوتا بلکہ صرف اسکی تاثیر نازل ہوتی ہے اور انکے عکس تصویر یا سکے دلمین منقوش ہر حال ہے۔ (دیکھو توضیح صفحہ ۱۴-۶۸-۷۰-۸۵- وغیرہ)

(۸) آیت متضمن ذکر سجدہ آدم مین باباآدم کی طرف ملائکہ کا سجدہ کرنا مراد نہین بلکہ ملائکہ کا انسان

اسی قسم کے مغالطات کے ذریعہ آپنے غیر اقوام سے اپنا اُلّو سیدھا کیا ہے۔ مسلمان اور انکے حق گو علماء ایسے احمق نہیں ہیں کہ وہ آپکے دہوکہ مین آئین اور آپکے رسالہ ازالہ اوہام کے انتظار مین ان خیالات و معاملات پر جنکو وہ کفر سمجھتے ہیں ساکت ہو رہیں ❊

مطالب **فتح** اور توضیح کا سمجھ مین آنا دلائل **ازالہ اوہام** پر **موقوف** تھا تو آپنے ازالہ اوہام سے **پہلے ان کو شائع کیون کیا**۔ دلیل اور مدعا کو اکٹھا مشتہر کیا ہوتا۔ کیا یہہ بھی کسی منصف حق گو اہل انصاف پژوہ کا دستور ہے کہ دعویٰ آج کرے اور اسکے دلائل اگلے سال یا چھٹے مہینے بیان کرے و معہذا اپنے معترض و مخالف سے یہ درخواست کرے کہ ایک سال یا چھ مہینے تک (جبتک وہ دلائل پیش نکرے) ساکت رہے ❊

اس اشتہار مین جو آپنے لکھا ہے کہ اختصار اور حفظ اوقات کی غرض سے اپنے

[illegible] (۹) [illegible]

(۹) لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے۔ جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور وہ نبی ہی یا اسکے قائم مقام مجدد کے گذر جانے سے ایکہزار مہینے کے بعد آتا ہے ❊

اسی کی قسم کے اور لغویات ہیں جنکو علماے اسلام کفریات سمجھتے ہیں ❊

۵ آپ ایسے ہی اختصار پسند اور محافظ اوقات ہیں تو اپنی تصنیفات اور تحریرات مین کیون اس امر کی رعایت نہیں کرتے۔ براہین احمدیہ کو دیکھئے ایک صفحہ کے مطلب کو دس صفحہ مین ادا کیا ہے ایک مطلب کو کئی کئی دفعہ (کبھی نثر مین اور کبھی نظم مین) بیان کیا ہے۔ اپنی تحریرات خصوصاً ❊ خط نمبر ۲ کو ملاحظہ فرمایئے۔ اسمین کسقدر تکرار مطالب ہے۔ باانہمہ آپ مباحثہ کو دو ہی تحریرون مین محدود اور ختم کرنیکی وجہ اختصار اور حفظ اوقات بتاتے ہیں تو اس سے بجز اسکے کیا سمجھا جائے گا۔ کہ یہ آپ کا عذر و بہانہ ہے۔ اور حقیقت مین آپ کی نیت مغالطہ وہی ہے جس کی تشریح متن مین ہے ❊

❊ یہ خط رسالہ نمبر ۲ مین منقول ہوگا ❊

کل دلائل اول پرچہ مین ہی پیش کردین اور اس عاجز کی طرف سے بھی صرف ایک ہی
پرچہ اسکے جواب مین ہوگا اور وہی دونون پرچے سوالات وجوابات حاضرین کو سُنائے جاینگے
(جس سے آپکا مقصود یہ ہے کہ بجز ان دو پرچون کے فریقین مین سے کوئی کچھ نہ کہے اور نہ ہی زبان
پر کوئی حرف لائے اور ان دونون ہی پرچون کی تحریر سے مباحثہ ختم ہو - اور سہ بہ پہلی تحریر آپ
کے خصم کی ہو - دوسری آپکی چنانچہ خط نمبری ۸ مین جو رسالہ نمبر ۲ مین منقول ہے آپ نے
اس مدعا کو خوب واضح و مشرح کر کے بیان کیا ہے) یہ ایک ایسا مغالطہ ہے کہ جسکی
مخترع صرف آپکی ذات ہے آپ سے پہلے (ہمارے علم وگمان مین) یہ کسی مغالطہ دینیوالے کو نہین سوجھا -
اسی قسم کے مغالطات آپکی مدۃ العمر کی فتحمندی کے مدار و مناط ہین *
ہر شخص جسکو فہم وانصاف اور احقاق حق سے ادنے تعلق ہو - یہ بات بخوبی سمجھ
سکتا ہے کہ [illegible] انکا تصفیہ منظور ہو تو
وہ صرف ایک سوال وجواب (یا یون کہئے کہ ایک تحریر اور اسکے ایک جواب سے) ہرگز ہرگز انفصال
پذیر اور طے نہین ہو سکتے - اُس تحریر کو پیش کرنے والا خواہ وہ کیسا ہی او بہتر Orator
(قوی التاثیر مقرر) وسیع النظر مستدل - اور معقول ومنقول کا فاضل اجل ہو اور وہ اپنی تحریر
مین خواہ کیسی ہی پر زور دلائل سے لکھے - اور اسمین دفع دخل مقدر کر دے - اور خصم کے دلائل کا
کمال وسعت سے جواب دے مگر پھر بھی اسکی طاقت بشری علمی اور خوش تقریری سے یہ امر
خارج ہے کہ دوسری تحریر پیش کرنیوالے کو (جو اسکا مخاصم ہو) اپنی تحریر مین کوئی غلط اور
بیجا بات نہ لکھنے دے اور وہ اس تحریر (ثانی) مین ایسی کوئی بات نہ لکھ سکے جس سے پہلے
تحریر کے قوی دلائل اور صحیح بیان مین نافہم وکم علم ناظرین کو دھوکا اور مغالطہ پیدا ہو سکے
کسی بشر سے (خواہ کیسا ہی عالم فاضل ومقرر ومؤثر ہو) یہ کیونکر ہو سکتا ہے - جبکہ
خدا تعالے نے (جو ہر امر ممکن پر قادر ہے اور وہ ہر شخص کے سینہ کی باتون کو مخفیہ ہون
یا آشکارا خوب جانتا ہے - اور جس ہجائی کو چاہے لوگونکے دلونمین ڈال سکتا ہے اور جس مغالطہ سے

چاہیے انکو بچا سکتا ہے) اپنی کلام پاک (قرآن مجید وغیرہ کتب) مین ایسا نہین کیا کہ اپنی صادق و بے عیب کلام مین نادان اور کم فہم لوگون کے دہوکا دینے اور شبہ ڈالنے کا امکان باقی نہ رکھا ہو *

یہہ ہوتا تو قرآن مجید پر کوئی مخالف اسلام کسی قسم کا اعتراض نکرتا۔ اور بے انصافی اور عناد سے اسکی صحیح اور سچی باتون مین تعارض و تناقض پیدا کر کے نادان اور نافہمون کو دہوکے مین نہ ڈالتا۔ اور کسی عالم خادم قرآن کو ان مغالطات کے جواب دینے کا موقع نہ ملتا حالانکہ ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہزارون ملحد اور اسلام کے مخالف قرآن کی بیسون باتون پر بیجا اعتراضین کرتے ہین اور قرآن کے خادم دن رات انکی اعتراضات کے جواب و رد کے دیتے رہتے ہین *

* یہ قرآن پر ایمان لانے والون کے لیئے مثال دی گئی ہے۔ اب ہم نئی روشنی پر جان قربان کرنے والون کے لیئے ایک مثال بیان کرتے ہین *

انگلستان کے پارلیمنٹ کے (شاہی کمیٹی) کے ہاؤس اوف کامنز (عام اہل الرائے کا مجمع) مین بڑی بڑی اور ٹیر سپیکر (قوی التاثیر مقرر) ایسی ایسی پُرزور اور مؤثر تقریرین کرتے ہین جسکو تمام حضار مجلس حق و راست سمجھ لیتے ہین اور انکو اسمین کوئی شبہ و اعتراض باقی نہین رہتا۔ پہر جب دوسرے مقرر پہلی تقریرون کے مخالف تقریرین کرتے ہین۔ تو سامعین کو اپنی تقریرون کا گرویدہ بنا کر پہلی تقریرون کے مغالطے ظاہر کرتے ہین۔ ان کی تقریرون کا سلسلہ تب ہی منقطع ہوتا ہے جب کوئی فریق جوابی تقریر سے عاجز ہو جاتا ہے اور پہر سامعین کے ووٹ (رائین) لیکر کثرت رائے پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔

دوسری مثال۔ اعلی عدالتون (چیف کورٹ وغیرہ) مین وکلا مدعی اور مدعا علیہ مین مباحثہ ہوتا ہے۔ تو مدعی کا وکیل اپنے دعوے کے دلائل بیان کرتا ہے۔ پہر مدعا علیہ کا وکیل اسکا جواب دیتا ہے۔ اور اسکے مقابلہ مین اپنے دلائل بیان کرتا ہے۔ پہر مدعی کے وکیل کو موقع دیا جاتا

اور جس حالت مین خداوند عالم قادر مطلق نے (باوجود قدرت و وسعت) ایسا نہین کیا کہ اپنی صرف ایکدفعہ کی کلام سے بی انصاف خصوم کی دہان بندی کردی ہو اور خادمان قرآن کے لئے اعادہ کلام و توضیح مرام کیخدمت باقی نہ چہوڑی ہو تو پہر کوئی بشر اپنی ایک ہی تقریر و تحریر مین ایسا کب کرسکتا ہے۔

اس سے کس و ناکس کو بشرطیکہ فہم و انصاف رکہتا ہو یہ سمجہہ مین آسکتا ہے کہ جو شخص اظہار صواب احقاق حق کے دعوے سے مباحثہ کرنا چاہے اور پہر اپنے خصم سے یہ شرط تسلیم کرائی کہ پہلے وہ صرف ایک تحریر مین اپنا ثبوت پیش کرے ۔ اس کے بعد یہ اپنا جواب تحریر کریگا اور پہر اُسکو ایک لفظ یا ایک حرف بولنے یا کہنے کی اجازت نہ دیگا ۔ وہ درحقیقت احقاق حق و اظہار صواب کے لئے مناظرہ و مباحثہ کرنا نہین چاہتا اور اس دعوے مین وہ [illegible] ہے جو حاضرین و سامعین کو دہوکہ دیکر اپنا بول بالا کرنا اور اپنے خصم پر کوئی مغالطہ دیکر الزام قائم کرنا چاہتا ہے۔ و بس۔

اس شخص کی حمایت مین اگر کوئی یہہ عذر کرے کہ حضار مجلس کیا سبہی ایسے ہونگے جو اس شخص کے دہوکا مین آجائینگے ۔ اور اگر ہون بہی تو یہ دہوکے اس تحریر کے اشتہار اور بعد مجلس اُسکے مغالطہ کے اظہار سے رفع ہوسکتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹

ہے کہ وہ اُس جواب کا جواب دے اور اسکے دلائل کو توڑے۔ ایسا نہین ہوتا کہ صرف جانبین کا ایک ایک دفعہ بیان لیکر فیصلہ کیا جائے۔

ہمارے مرزا صاحب طرز حکومت سب سے نرالا ہے وہ نہ تو طرز حکومت قرآن کے موافق ہے نہ قانون عدالت کے مطابق ۔ آپ کی عدالت مین صرف ایک ایک دفعہ کے بیان پر مباحثہ ختم ہوکر حکم اخیر صادر ہوجاتا ہے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ کسی خاص مجلس کے سبہی لوگون کا ایسا ہونا ممکن ہے کہ وہ
اس تحریر کے مغالطات پر بلا اظہار و اعلام غیر مطلع ہون - ممکن کیا بہت دفعہ ایسا واقع
ہوچکا ہے خصوصًا اُن مجالس مین جسکی میجارٹی مین پارٹی فیلنگ ہو (یعنے اکثر ان کو
اپنی جماعت کی رای کی بوجہ حمایت کا خیال ہی رہا) بعد مجلس بذریعہ تحریرات و اخبارات
اس مغالطہ کا اظہار واشتہار ہ سو اگرچہ یہ ممکن ہے مگر یہ اس مجلس کی خیالی شکست
اور الزام خصم کو اُٹھا نہین سکتا - ایک مجلس مین سامعین کے دہوکا کہا جانے کے سبب
جو الزام خصم پر قایم ہوجاتا ہے وہ ”آن قطرہ باران رسید“ کا مصداق بن جاتا ہے
جسکی پوری تلافی اور اصلاح عادۃً محال ہے - ع ولن یصلح العطار ما افسد الدھر
اور اگر وہی تحریرات خارج از مجلس مناظرہ اصلاح و احقاق حق کے لئے کافی ہین تو پہلے انعقاد
مجلس اور بالمشافہ تحریری مباحثہ کی کیا ضرورت ہے اور یہ کام جو آخر کار تحریر سے لینا پڑے
پہلے ہی سے بذریعہ تحریر کیون نہ لیا جاے - اس بیان سے ناظرین کو ثابت ہوگا کہ جو آپ نے
جانبین سے ایک ایک تحریر ہونے اور پہلے تحریر اپنی خصم کیجانب سے وقوع پانیکی شرط لگائی ہے یہ
کمال درجہ کا مغالطہ ہے اور محض بدنیتی پر مبنی ہے - اور جو آپ فرماتے ہین ”مین کہولکر کہتا
ہون کہ میرا دعوی صرف مبنی بر الہام نہین بلکہ سارا قرآن شریف اسکا مصدق ہے تمام
احادیث صحیحہ اسکی صحت کی شاہد عدل ہین“ مرزا صاحب آپ ایسا نہ کہین تو آپ کی
بات کون سنے - مگر ایسا کہنا ایک اور دلیرانہ اور بے باکانہ دہوکا دینا ہے جسکو صدق و راستی
سے کوئی تعلق نہین ہے کیا آپ الحمد سے والناس تک ہر ایک آیت سے اپنا مسیح موعود ہونا ثابت
کر سکتے ہین ؟ اس دعوی مین آپ سچے ہین تو پہلے قرآن کی پہلی صورت فاتحہ - اور بخاری کی
پہلی حدیث انما الاعمال سے یہ دعوی ثابت کرین - پہر دوسری آیات و احادیث کو دیکہا جائیگا - اور
اگر سارے قرآن اور تمام احادیث سے وہ بعض آیات و احادیث مراد ہین جن سے آپ غلط فہمی
سے متمسک ہوئے ہین تو اس صورت مین ”سارا قرآن“ - اور ”تمام احادیث“ کے الفاظ کیا معنے رکہتے

ہین۔ کیا الہامی اور راستبازون کی یہہ شان ہے کہ ایسی اٹکل پچو باتین کہدین۔

آپ فرماتے ہین کہ اگر آپ لوگ جلسہ کے لئے تاریخ مقام مقرر کرکے ایک جلسہ عام مین مجھ سے تحریر نکرین گے۔ تو آپ خدا تعالے کے نزدیک اور راستبازون کی نظرون مین مخالف حق ٹہرین گے ٭

مرزا صاحب مباحثہ کے شائق اور پہلے مدعی آپ ہوئے ہین لہذا یہ تقرر اور انتظام مجلس آپکا فرض ہے۔ ومع ہذا ہم رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۲ کے صفحہ ۳۰۸ مین چھاپ چکے ہین کہ آپ جسدن اور جس مقام مین مباحثہ کرنا چاہین ہم حاضر ہین سے ہمان میدان ہمان چوگان ہمان گوئی جو ایک عام تقرر ہے۔ اس کے بعد ہم بذریعہ تار آپ کو بلا چکے ہین جسکے جواب مین آپنے اس شرط کو پیش کیا جسکا بدنیتی اور فساد پر مبنی ہونا ابھی ثابت ہو چکا ہے۔ اس شرط کے ساتھ مباحثہ کا [illegible] اور اقبال صریح انکی [illegible] ہے [illegible] خدا کے اور راستبازونکی نظرون مین کون شخص مخالف حق ہے؟ اور مباحثہ سے گریز کرنیوالا کون ہے؟ آپ کچھ نہ بولین گے تو ناظرین اور سامعین خود انصاف کرین گے زمانہ منصفین سے خالی نہین ہے ٭

یہ اس گفتگو کی نقل ہے جو ہم مین اور خیالی مسیح مین پہلے ہو چکی ہے۔ اب ہم وہ گفتگو نقل کرتے ہین جو ہم مین اور خیالی مسیح کے ایک فرضی حواری مین ہوئی ہے۔ اسکے بعد وہ گفتگو نقل کرین گے جو خیالی مسیح سے دوبارہ ہوئی ہے اسکے بعد ان گفتگوئے نتائج بیان کرین گے۔ جن سے ناظرین اور منصفین کو پورا یقین ہوگا کہ آپکے اور آپکے حوارین کے سبھی دعاوی اور مقالات مغالطات پر مبنی ہین نہ ان لوگون کو حق سے تعلق ہے نہ اسکے اظہار سے غرض نہ مباحثہ سے کچھ واسطہ ٭

فرضی حواری سے گفتگو

فرضی حواری سے ہمارے پرانے دوست مولوی حکیم نورالدین صاحب ساکن بھیرہ ضلع شاہپور سابق

مقیم وملازم ریاست جموں مراد ہین۔
وہ اپنے احباب کے سامنے اپنے حواری ہونے کا دعوی کر چکے ہین اسلئے اس رسالہ مین ہمنے انکو فرضی حواری کہا ہے واقع مین وہ مرزا صاحب کے حواری (یعنے ناصر) نہین بلکہ بجائے نصرت انکو ضرر پہونچا رہے ہیں۔

آپکے نام ہمنے ایک خط لکھا تھا جسکی نقل ذیل مین معروض ہے۔

لاہور۔ ۱۰ فروری ۱۹۱۶ء نمبر (۶۱)

مجی مولوی نورالدین صاحب السلام علیکم

اس کارسپانڈنس کی نقل اس غرض سے آپکے ہان بھیجی گئی ہے کہ آپ بھی کچھہ کہنا چاہتے ہین تو کہیین مین مستعد ہون کہ مرزا صاحب کے اس دعوی کی تغلیط کرون۔ آپ ہمیشہ اور لوگون سے گفتگو کی [illegible]

[illegible]

اب بھی وہی حال ہے تو خیر اور اگر ان کی بابت کچھ کہنے اور سننے کا حوصلہ ہے تو بہتر ہے لاہور مین تشریف لاوین اور ان کے معاملے مین گفتگو کرین۔ توضیح المرام و ازالۃ الاوہام سے اس دعوی کی تصیح نہوگی آپسے کچھ ہو سکتا ہے تو کرین۔ ابھی وقت ہے۔ آپ کی دفعہ لاہور مین

۱۔ یعنے خط وکتابت مرزا صاحب۔

۲۔ یعنے انکو صرف اسقدر کہا تھا کہ آپ قادیان گئے تھے۔ مرزا صاحب کی تمام کتاب براہین احمدیہ کے لئے کیون نہ کہا آپنے جواب دیا کہ مین ان کی شان کو اس سے ارفع جانتا ہون کہ انکو ایسا کہون۔ مین نے کہا اسمین کوئی گستاخی یا بے ادبی نہین ہے۔ یہ تو صرف ایک نصیحت ہے۔ تب آپ خفا ہو گئے۔ اس کے بعد آپ ایک دفعہ لاہور مین تشریف لائے تو اپنی عادت قدیم مہربانی کے مطابق مجھسے ملے۔ اور اسکی وجہ میرے بھائی صاحب کے پاس یہ بیان کی کہ ہم انکے پاس استفادہ کے لئے جاتے ہین مگر وہ ہمارے پیر کی بدگوئی کرتے ہین جس سے رنج پہنچتا ہے اور بجائے فائدہ نقصان حاصل ہوتا ہے۔ اسی نظر سے ہمنے اس خط مین لکھا تھا کہ حوصلہ ہے تو آئیے۔ یعنی پیر مرزا پر اعتراض سننے کا حوصلہ ہے تو آئیے۔

مین آپ سے ملا تو جو کچھ آپ نے مجھ سے اور مین نے آپ سے ان ؎ کے باب مین کہا اسکو بعینہ یا اسکا مضمون نقل کرین ۔ بہ مجھے اس سے ایک مطلب نکالنا ہے ۔

ابو سعید محمد حسین

اس خط کا جواب جو حکیم صاحب نے دیا وہ ذیل مین منقول ہے :-

رَبِّ اهْدِنِی لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ ؎ ۔ اِنَّکَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

مولینا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

جناب والا کو خاکسار بہت مدت سے مرزا جی کے خلاف پر مستعد یقین کرتا ہے ۔ جناب سورج کے سامنے نجوم کے شعاع کو کون دیکھتا ہے ابھی مرزا زندہ ہین ۔ مین آپکے دعاوی اور علم سے ناواقف ہین ہستے ۔ اور یہ امر اب پبلک کے سامنے آگیا ہے ۔ اب پرائیویٹ خط وکتابت

؎ آپنے مرزا صاحب کے باب مین اس استفسار کی وجہ یہ ہے کہ سیالکوٹ کے بعض علماء اور حکیم جی کے دوستون سے مین نے سنا تھا کہ حکیم جی نے ان لوگون کے پاس بیان کیا تھا کہ مولوی محمد حسین مجھے ایکدفعہ لاہور مین ملے تو مین نے ان سے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب کو آپ دیوانہ جانتے ہین انہون نے کہا نہین پھر مین نے کہا کہ جھوٹا جانتے ہین انہون نے کہا نہین پھر مین نے کہا کہ اس دعوی مسیحیت کو کیون نہین مانتے ۔ انہون نے جواب دیا کہ ہمین عرفی عذر ہی کہ وہ موعود مسیح نہین ہو سکتے ۔ اور چونکہ یہ بات خلاف واقعہ تھی ۔ اور مین نے انسے بجز اسکے کہ مرزا صاحب کو بہ تعریف یہ پیام پہنچا دین کہ آپ مسیح موعود کیونکر ہو سکتے ہین ؟ مرزا صاحب کے متعلق اور کچھ نہ کہا تھا اسلئے یہ استفسار کیا تھا ۔ پھر اس استفسار کا جواب آپنے اسی وجہ سے نہ دیا ۔ کہ آپکا بیان خلاف واقعہ تھا ۔ یہ خلاف بیانی آپکی قدیم عادت ہے جسکا بارہا ہمکو تجربہ ہو چکا ہے ۔ آپ اس سے انکار کرینگے تو اسکی تفصیل ہم قلم مین لائینگے ۔

؎۲ ۔ اصل مین ایسا ہی نیم خطائی ہے ۔ اور صحیح باذنک ضمیر مخاطب سے ہے اس سے ناظرین اہل علم کو حکیم صاحب کی مولویت کا کافی اندازہ ہو سکتا ہے ۔

؎۳ ۔ آپ ناواقف کیونکر خیال کئے جا سکتے ہین ۔ آپ کے متعدد خطوط ہمارے

کو بند کیجئے۔ مین لوگون سے مباحثہ کرون۔ مجھے اختیار ہے۔ مجھے کچھ ضرورت نہین کہ مین انکی خدمت مین حاضر ہو کر عقائد کی اصلاح کرون۔ اس سے زیادہ مین اسلیئے نہین لکھتا کہ مین آپ سے مایوس ہون :۔

نور الدین۔ ۳ پھاگن

اس خط کی تحریر سے حکیم صاحب نے تو مباحثہ کو ختم کیا۔ اور یہ جان لیا تھا کہ چلو چھٹی ہوئی۔ اس بلا سے جان بچی۔ مگر خدا نے نہ چاہا کہ اس سے ان کو بچا دے۔ اور آپکے انکار کا عجز پر مبنی ہونا چھپا رہنے دے لہذا حق تعالے نے حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہار کے دل مین اس خیال کا القا کیا کہ جسطرح ہو سکے جانبین کو ایک جگہہ جمع کرین اور آنکی باہم گفتگو کرا دینا

[illegible]

پاس اور ہمارے شاگردون کے پاس موجود ہین۔ جن سے آپ کی اس

[illegible]

(مباحثہ کے دن) جب آپ سے اصول تسلیم کرائے گئے تھے جاتی رہی +

۵۔ آپکے پیر جی تو مایوس نہین ہین۔ وہ تو ابتک مجھ سے مباحثہ کرنیکا دم مار رہے ہیں۔ (گو وہ برائے نام اور بحسب ظاہر ہے)۔ اور اپنے خط نمبری (۵) منقولہ صفحہ (۳۷۱) جلد ۱۲ نمبر ۱۲۔ اشاعۃ السنۃ مین انکو تمام مخاطبین ومخاصمین سے اسی خاکسار کو گفتگو کے لیئے منتخب کر چکے ہین۔ آپ کیسے ان کے با اخلاص مرید ہین کہ آپ مایوس ہو بیٹھے۔ حضرت حکیم صاحب۔ آپ مایوس نہین خائف ہین۔ اور آپ یقیناً جانتے ہین کہ گفتگو سے آپ عہدہ برآ نہ ہو سکین گے۔ مسئلہ نسخ۔ بعض آیات قرآن کے مباحثہ کا دن اور اشاعۃ السنۃ کے مضامین جن کی ثنا مین آپ ہمیشہ سے رطب اللسان رہے ہین۔ (چنانچہ آپکے خطوط شاہد عدل موجود ہین) آپ بھول نہ گئے ہونگے +

پس پہلے تو حافظ صاحب ہمراہی منشی عبدالحق صاحب حکیم صاحب کے پاس جموّن پہنچے۔ مگر وہان سے واپس آئے تو مایوسی کے مظہر ہوئے۔ پھر جب حکیم صاحب بہ شمولیت راجگان جموّن لاہور مین آئے تو اس وقت حافظ صاحب لاہور مین نہ تھے۔ اسوجہ سے حکیم صاحب ہمارے قابو مین نہ آئے۔ (ہر چند اور لوگون کے ذریعہ ہم طالب مباحثہ ہوئے۔) اور حکیم صاحب اپنے شیخ کے پاس لودہانہ جا پہنچے۔ ۱۲۔ اپریل کو مولوی فضل الدین صاحب ساکن گجرات لودہانہ سے آکر خاکسار کو لاہور مین ملے تو مظہر ہوئے کہ آپ کے مقابلہ اور مباحثہ کے لئے مرزا صاحب تیاری کر رہے ہین۔ کل مولوی نورالدین اور ان کے ایک شاگرد کو (جسکی بدگوئی اور پھکڑ بازی کے سبب اسکا نام بھی ہم زبان پر لانا نہین چاہتے) روانہ کرین گے۔ ۲۰ تاریخ اپریل کو حافظ محمد یوسف صاحب بھی لاہور پہنچ گئے۔ اور ادہر سے حکیم صاحب رونق افروز لاہور ہوکر منشی امیرالدین صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے۔ رات کے دس بجے منشی امیرالدین کے بھائی حاجی محمد دین صاحب حافظ جی کا یہہ پیام لائے کہ حکیم صاحب تشریف لے آئے ہین آپ صبح آوین اور حکیم صاحب سے گفتگو کرین۔ مین نے اس پیام کا جواب یہ دیا کہ مین گفتگو کے لئے تب آؤن گا جب حکیم صاحب کا دستخطی رقعہ متضمن درخواست مباحثہ پاؤن گا۔ کیونکہ حکیم صاحب اپنے خط مین گفتگو سے انکار کر چکے ہین۔ لہذا اگر مین بلا درخواست ان کے پاس پہنچا تو وہ کہینگے "ہم تو مباحثہ سے انکار کر چکے ہین پھر آپ کیون آئے"۔ حاجی صاحب میرے جواب سے آشفتہ خاطر ہوئے اور یہ مضمون زبان پر لائے کہ آپ نہ آئین گے تو وہ لوگ (مسیحائی پارٹی) ہم لوگون کو (جو آپکے ہمخیال ہین) گریز کی طرف منسوب کرین گے۔ اور اس بات کے مظہر ہوئے کہ حکیم صاحب اس مضمون کا رقعہ نہ لکھین گے۔ اسپر مین نے کہا کہ حکیم صاحب نہ لکھین تو یہہ بات حافظ صاحب تحریر کر کے میرے پاس بھیجدین کہ حکیم صاحب آپکے نام رقعہ لکھنے سے انکار کرتے ہین۔ مگر ہم لوگ آپکو انہی گفتگو کے لئے بلاتے ہین۔ یہ جواب لیکر حاجی صاحب خفگی کے ساتھ واپس ہوئے اور تہوڑی دیر کے بعد میان رجب دین صاحب کو (جو ایسے مشکلات کیوقت

وکیل بنائی جایا کرتے ہین) لیکر میرے پاس آئے اور حافظ جی کا وہی پیام لائے۔ مین نے
اسکے جواب مین پہر وہی بات کہی۔ مگر میان رجب دین صاحب نے میرے اس جواب
کی مخالفت مین بہت زور دیا۔ اور یہہ کہا کہ اگر آپ نہ آئے تو ہم لوگون پر گریز کا الزام قائم
ہوجائے گا۔ اور جب خط کا ذکر آیا تو انہون نے ایک خط ہی حافظ صاحب کا جیب سے نکالکر
پیش کیا۔ (جسکا مضمون غالباً وہی تھا جو مرزا صاحب کے وکیل اڈیٹر پنجاب گزٹ نے اپنے پرچہ
۲۵ اپریل مین مشتہر کیا ہے) مگر چونکہ اس خط کا مضمون وہ نہ تہا جو میرا مطلوب تہا بلکہ وہ
مضمونِ مطلوب اور قاصدون کی زبانی پیام کے مخالف تہا۔ لہذا مین نے اس خط
کو پڑھکر واپس کیا۔ اور اسکے ساتھ خوش طبعی سے یہ بھی کہا کہ اس خط کو آپ یا حافظ صاحب
شہد لگا کر چاٹ لین۔ اس پر بھی میان رجب دین صاحب نے اپنی بات پر اصرار نہ چھوڑا۔ آخر
مین نے انکے اصرار پر صبح کو حاضر مجلس ہونا قبول کیا۔ صبح کو پہر میان رجب دین صاحب
اور ان کے بعد محمد چٹو صاحب میرے بلانے کو آئے۔ مین انکے ہمراہ صبح کے ۶½
بجے منشی امیر دین صاحب کے مکان پر پہنچا تو وہان بڑا مجمع پایا جو میرے پہنچنے کے بعد اور زیادہ
ہوگیا تہا اس مجمع کے ارکان (سابق اور لاحق) سے خصوصیت کے ساتھ لائق ذکر یہ اصحاب
واحباب ہین۔ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب خلف الرشید مولوی محمد بن بارک اللہ ساکن
لکھوکے (جنکا ذکر میرزا صاحب کے خط نمبری ۵ مین ہے) جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب پروفیسر
عربی کالج لاہور۔ جناب سید فقیر جمال الدین رئیس و آنریری اسسٹنٹ کمشنر لاہور۔
جناب شیخ خدا بخش صاحب جج عدالت خفیفہ لاہور مولوی عبد العزیز صاحب رکن
انجمن حمایت اسلام و ملازم سررشتہ تعلیم پنجاب۔ ایسے ہی بعض اصحاب لائق ذکر اور تھے۔
مگر[۱] انہین اسلامی اور حقانی جوش ایسا نہین ہے کہ وہ مسیحائی پارٹی لحاظ نکرین۔ اور شہادت[۱] حق دین
خاکسار۔ مجلس مین پہنچا تو بعد سلام و مزاج پرسی حضار سے پہلے جو کلمہ زبان
پر لایا وہ یہہ تھا کہ "حافظ صاحب آپنے جو مجھے بلایا ہے تو کس غرض سے بلایا ہے؟"

۱ اسی خیال سے اُن حضرات کے نام بمقام ۱ درج کرکے کاٹ دئے گئے ۔

حافظ صاحب نے فرمایا کہ اُس غرض سے بُلایا ہے کہ آپ مرزا صاحب کے متعلق حکیم صاحب سے گفتگو کریں"۔ اس کلمہ کے (یا جو اس کے معنے ہیں[۱]) سو حافظ صاحب نے اُسوقت ایک لفظ بھی منہہ سے نہ نکالا۔ نہ مجھے کچھ کہا نہ حکیم صاحب۔ پھر خاکسار نے حکیم صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ مین نے مولوی فضل الدین صاحب کی زبانی سنا ہے کہ آپ لودہانہ سے مجھ سے مباحثہ کرنیکو تشریف لائے ہین۔ حکیم صاحب نے کہا کہ یہ بات غلط ہے[۱] مگر مین حافظ محمد یوسف کے حکم مین ہون۔ حافظ صاحب فرماتے ہین تو ابھی مین گفتگو کو حاضر ہون پھر خاکسار نے کہا کہ مین قبل از بحث مقصود چند اصول آپ سے تسلیم کرانا چاہتا ہون کیونکہ بحث سے پہلے اصول طے ہو جاینگے تو اثنار بحث مین دلائل کے رد و قبول مین اختلاف نہوگا انہی اصول موضوعہ مسلمہ کو دلائل مین پیش کیا جائیگا۔ حکیم صاحب نے اس امر کو منظور کیا۔ اور حسب تفصیل [illegible]

۱ ـ ہم کچھ نہین کہہ سکتے کہ حکیم صاحب کا بیان غلط ہے یا مولوی فضل الدین صاحب کا۔ اس سے ہمکو کچھہ بحث نہین۔ حکیم صاحب نے آخر حافظ محمد یوسف صاحب کے حکم سے بحث کرنا قبول کر لیا یہی ہمارے اس مدعا کے لئے کہ حکیم صاحب سے ہمارا مباحثہ ہوا کافی ہے۔

۲ ـ صفحہ ۱۶ کے سطر ۱ سے اسمقام تک تقریر قلمبند کر کے حافظ صاحب کے قاصدون (حاجی محمد دین صاحب۔ میان رجب الدین صاحب۔ میان محمد چٹو صاحب) کے پاس بوساطت مولوی سید حسین شاہ صاحب واعظ کاشمیر اس غرض سے بھیجی گئی تھی اگر اس تقریر مین کہین الفاظ یا مضمون کی کمی بیشی ہو گئی ہو تو وہ لوگ اسکو درست کر دین۔ مولوی حسین شاہ صاحب نے بعد از جمعہ ایک مجمع مین اس تقریر کو پڑہکر ان قاصدون کو سُنایا اور اسکے الفاظ و مضمون کو ان سے تسلیم کرا کے بذریعہ رقعہ منقولہ ذیل خاکسار کو اس سے مطلع کیا وہ یہہ ہے مکرمی مولوی صاحب سلمکم ربکم ـــــ کاغذ بعد جمعہ مجمع مین محمد چٹو صاحب و رجب دین صاحب

خاکسار نے کہا۔

(۱) کتاب اللہ و سنت اتفاقی حجج شرعیہ[1] ہین۔

حکیم صاحب نے فرمایا۔ مسلم ہے۔

خاکسار۔

(۲) سنت سے وہ اقوال و افعال (لائق[2] اقتدا) و تقریرات[3] نبویہ مراد ہین۔ جو کتب حدیث مین مروی ہین۔

حکیم صاحب۔ مسلم ہے۔

خاکسار۔

(۳) کتب حدیث سے صحیحین بلا وقفہ و نظر سنت نبویہ کی مثبت و شاہد ہین ٭

(بقیہ حاشیہ ۱۸) کو بلکہ حاجی محمد دین صاحب کو بھی بدستور حرفاً بحرف سنا دیا۔ صاحبان مسطورہ نے باتفاق لفظ و عین صحیح جواب دیا کہ بیشک مولوی صاحب چھپا دین اسمین ہماری طرف سے کوئی ممانعت یا صورت انکار نہین۔ مگر صحیح (یعنے سہی یا دستخط جسکو انگریزی مین سگنیچر کہتے ہین) اپنی مضنون جانتے ہین۔ والسلام ——— حسین شاہ عفی عنہ

[1] یعنے قرآن اور حدیث کے شرعی دلائل ہونے مین کسی مسلمان کا اختلاف نہین۔ گو باقی اَور دلائل (اجماع و قیاس) کی دلیل شرعی ہونے مین بعض علماء کا اختلاف ہے ٭

[2] یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ بعض افعال آنحضرت کے آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہین امت کو ان کی پیروی جائز نہین۔ جیسے چار سے زیادہ عورتون سے نکاح ٭

[3] تقریر سے وہ فعل یا قول مراد ہے جو آنحضرت کے سامنے کسی نے کیا یا کہا۔ اور آنحضرت نے اس سے منع نہ کیا ٭

حکیم صاحب۔

صحیحین کو مین بہت معتبر سمجھتا ہون۔ بخاری کو اقدم جانتا ہون۔

خاکسار

(۴) اس تفاوت اور تقدیم مرتبہ بخاری کا اثر یہی ہوگا کہ عند التعارض بخاری کی حدیث مقدم ہوگی۔ اور جو حدیث مسلم کی بخاری کے معارض نہ ہو وہ بھی بخاری کی طرح بلا وقفہ تسلیم کیجا دے گی۔

حکیم صاحب۔ مسلم ہے۔

خاکسار۔

(۵) ان دو کتابون مین جرح مدفوع[ف۱] ہے۔ اور ان کتابون کی کسی کتاب کی حدیث کی توہین بارز اہل بدعت کی نشان ہے

حکیم صاحب۔ مسلم ہے

خاکسار۔ (۶) اپ اپنی راے سے جرح و تعدیل احادیث غیر صحیحین کا منصب رکھتی ہین۔

حکیم صاحب۔ نہین۔

خاکسار۔

(۷) حدیث کی روایت اور راوی کی راے مین فرق[ف۲] ظاہر ہے۔

ف۱ یعنے ان کتب کی احادیث پر جو اعتراض کئے گئے ہین۔ ان کو بعض محدثین نے اٹھا دیا ہے۔ اب ان کتب کی احادیث پر کسی کا اعتراض سنا نہین جائیگا۔

ف۲ روایت وہ ہے جسکو راوی آنحضرت سے نقل کرتا ہے راے وہ بات ہے جو راوی اپنی سمجھ اور فکر سے کہتا ہے۔

حکیم صاحب مسلّم

خاکسار

(۸) الفاظ کتاب اللہ اور حدیث کو ظاہر معنے پر حمل کرنا واجب ہے، اور اُن کے تاویل بلا مانع قوی اور حجت قطعی جائز نہیں - کیونکہ یہ تاویل لغت اور شرع سے امان کے رافع[1] ہے -

حکیم صاحب -

رسول اللہ کے اقوال اور قرآن شریف کی کلمات طیّبات ایسے معاملات مین جو علمی طور پر رسول اللہ نے انکو کرکے دکہا دیا ہے - یا صحابہ کے زمانہ مین بلا انکار اونہوں نے عمل مین لا کر دکہا دیا ہے اُنکے وہی معنے ہین - جو تعامل سے ثابت ہو گئے[2] - باقی پیشگوئیان یا اخبار مین البتہ کوئی مجازی استعارہ لینا قوی دلیل سے ممکن ہے -

[1] یعنے اگر لفظ کے ظاہری معنے بلا وجہ ترک کر کے اسکے تاویلی معنے مراد دینا جائز رکہے جائین تو نہ شرع کا اعتبار رہتا ہے نہ عام بول چال کا - اور ہر شخص کو اختیار ہو جاتا ہے کہ جس لفظ کے جو معنے چاہے مراد لے +

مثلاً لفظ صلوٰۃ یا نماز سے اپنی خواہش نفسانی کو روکنا مراد لے - اور عملی نماز چھوڑ بیٹھے - چنانچہ کسی نے کہا ہے ؎ صلوٰۃ عاشقان ترک وجود ست - صلوٰۃ سالکان سجدہ سجود ست ٭ اور لفظ پانی سے پیشاب مراد قرار دے - اور لفظ روپیہ سے کوڑی مراد ٹہرا لے -

و بنا بر علیہ کوئی باقی مانگے تو پیشاب کر دے - اور ہزار روپیہ کا اقرار کرکے یہہ کہدے کہ ہمنے ایک ہزار کوڑی دینے کا اقرار کیا تہا -

[2] حکیم صاحب کا یہ جواب اضطراب اور تحیّر پر (جو جواب دینے کے وقت اُن پر طاری ہو رہا تہا

خاکسار۔

آپکی تقریر سے یہہ سمجھ مین آیا ہے کہ جن الفاظ نبوی یا کلمات قرآنی کے معنے عمل نبوی سے مفہوم نہ ہوئے ہون۔ ان الفاظ کے معنے لغوی مین تاویل جائز ہے۔ اگر دلیل قوی ہو اسکا لازمہ یہہ ہے کہ اگر اس تاویل پر کوئی دلیل نہو تو وہ تاویل بھی ویسی ہی ناجائز ہے جیسے کہ عملی معنون مین تاویل ناجائز ہے +

(حکیم صاحب) - بہرحال یہ میرا مسلم ہے۔

خاکسار۔

(۹) حقیقت مجاز سے مقدم ہے۔ اور حقیقت کی علامات یہہ ہین +

(۱) معنے کا متبادر ہونا۔ عہ (۲) ایک امر جائز اس لفظ کا اطلاق۔ (۳) اسکے نفی کی عدم صحت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱

اور ان سے یہ کلمات کہلاتا تھا کہ میرا علم محدود ہے۔ اور خدا جانے اس اصول کے تعلیم کے بعد بجبر کیا [illegible] لینے کے لئے آنحضرت صلعم اور صحابہ کے عمل کو شرط ٹھیرایا۔ (جسسے مفہوم ہوتا ہے کہ جو اقوال نبوی اور آیات قرآنیہ عقائد کے متعلق ہین یا وہ اخبار و پیشین گویون کے متعلق ہین انکے ظاہری معنے مراد لینا ضروری نہین انمین جو تاویل کوئی چاہے کر سکتا ہے) مگر اخیر تقریر مین آپنے اس شرط عمل کو اُٹھا دیا اور صاف فرما دیا کہ پیشگویون کے متضمن اخبار و آیات مین بہی۔ کوئی مجازی استعارہ مراد لینا قوی دلیل سے ممکن ہے جسکا صاف یہ مفہوم ہے کہ اگر اس استعارہ کی مراد ہونے پر قوی دلیل نہو تو معنے حقیقی (جو ظاہری معنے ہین) چھوڑکر مجازی معنے مراد لینا جائز نہین ہین۔ ہمنے اسوقت حکیم صاحب کو اس اضطراب و تخالف کا الزام ندیا اور انکی شروع تقریر کا کچھ لحاظ نہ کیا صرف انکی تقریر کی آخری حصہ سے اپنا کام نکال لیا اور اس تقریر کے جواب مین اُنسے یہہ تسلیم کرا لیا کہ جس تاویلی معنے قرآن و حدیث پر کوئی دلیل نہو وہ مراد لینا جائز نہین گو عمل نبوی سے وہ معنے ثابت نہون۔ اس سوال و جواب سے ناظرین اہل علم حکیم صاحب کے علم و فہم کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہین +

عہ متبادر ہونا — قریب الفہم ہونا۔ (۲) اطلاق جائز۔ ایک چیز پر ایسا لفظ بولنا جو بحکم عرف یا لغت اُسپر بولا جا سکے جیسے زید کو انسان کہنا۔ (۳) نفی کی عدم صحت۔ نفی کا صحیح ہونا جیسے زید کے حق مین یہ کہنا کہ وہ انسان نہین ہے جو صحیح نہین ہے +

بیرو

علامات مجاز اسکے مخالف یہ ہین۔

(۱) قرینہ کا وجود۔ (۲) امر محال پر لفظ کا اطلاق (۳) نفی کی صحت۔

حکیم صاحب۔

مجھے کچھ معلوم نہین کہ مولوی صاحب نے یہ اصطلاح سلف صالحین سے کہان سے لی ہے[1]

---

[1] حکیم صاحب کے اس جواب کا مطلب یہ ہے کہ جو اصطلاح سلف صالحین صحابہ و تابعین سے منقول نہین وہ لائق قبول و اعتبار نہین ہے۔

انکے اس جواب کو سنکر خاکسار کے علاوہ اور علماء حاضرین مجلس (جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب۔ و جناب مولوی عبد الرحمن صاحب) بھی حکیم صاحب پر معترض ہوئے۔ ان کے اعتراض اسوقت اسی وجہ سے قلمبند نہ ہوئے تھے کہ وہ حکیم صاحب سے مباحثہ [illegible] خلاصہ یہ ہے کہ پہلے اصطلاحات علمیہ کا سلف صالحین صحابہ و تابعین سے منقول ہونا شرط قبولیت و اعتبار ہے۔ تو آپ ہی (حکیم صاحب) اصطلاحات اصول حدیث (مرفوع و موقوف وغیرہ) یا اصطلاحات نحویہ (مثلاً فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ اور مفعول منصوب جنکو آپ مانتے) سلف صالحین سے ثابت کرین۔ اور جو آپنے خود اصل ہشتم کے جواب مین لفظ "مجازہ" و "استعارہ" کو استعمال کیا ہے۔ اسی کو سلف صالحین سے ثابت کر دکھائین۔ اسپر حکیم صاحب بہت گھبرائے۔ اور گھبراہٹ سے وہ الفاظ جو صفحہ (۲۲) آپ سے منقول ہوئے ہین آپ کے منہ سے نکل گئے۔ اور اس اعتراض کے جواب مین پہلے تو وہ یہ بولے کہ مین اپنے الفاظ "مجاز و استعارہ" کو واپس لیتا ہون۔ مگر آخر خاکسار کی جوابی تقریر (جسمین بحث لفظی کو چھوڑ کر مضمون اصول ہشتم آپ سے تسلیم کرایا گیا ہے) کو سنکر اس واپسی کو بھول گئے۔ اور ہمارا

خاکسار۔

میں لفظی بحث کو ترک کر کے صرف اس کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ آپنے پہلے جواب

اصل نہم کا مضمون مان گئے - یا شاید وہ عمداً یہ سمجھکر کہ میں لفظ "مجاز" و "استعارہ" کو واپس لونگا - تو اپنے پیر مرزا کے الہامات و تاویلات کے تمام تار و پود کو جو صرف مجاز و استعارہ پر مبنی ہیں توڑنے والا ہونگا - اُس سخن ما الیقیٰ قائم نہ رہے اور خاکسار کی جوابی تقریر کو مان گئے ہوں۔

حکیم صاحب کے اس جواب پر جناب **مولوی عبد الرحمٰن** صوفی صافی جو اس سے پہلے چپ چاپ بیٹھے تھے باین **اعتراض** معترض ہوئے کہ یہاں (مسئلہ متعلقہ [illegible] میں تو حکیم صاحب [illegible] کی نقل [illegible] طلب کی ہیں - مگر آیات قرآن و حدیث نبویہ کے اُن تاویلات میں جو مرزا غلام احمد کرتے ہیں (جیسے دجال سے مراد دنیا دار ہونا - اور ابن مریم سے مثیل ابن مریم اور لیلۃ القدر سے زمانہ ظلمت وغیرہ وغیرہ) وہ سلف صالحین سے نقل و شہادت کے کیوں طالب نہیں ہوتے **پھر مولوی** صاحب نے دینی جوش میں آکر یہ **فرمایا** کہ جو شخص الفاظ قرآن و حدیث کے ویسی تاویلی معنے کرے جو صحابہ و تابعین وغیرہ سلف صالحین نے نہ کئے ہوں وہ بدعتی و گمراہ و ملحد ہے۔ **اور یہہ کہکر آپ اس مجلس سے چلے گئے**۔ (جسکا ذکر مرزا صاحب کے خط نمبری ۸ و ضمیمہ پنجاب گزٹ ۵ اپریل ۱۸۹۱ء کی سطر ۱ - کالم اول - صفحہ ۲ - میں ہوا ہے -) **مولوی صاحب** موصوف کے جوش میں آنے اور مجلس سے اُٹھ **جانے کی وجہ ایک تو یہی** تھی کہ جو بات حکیم صاحب نے اس جواب میں اختیار کی تھی اس کے وہ خود پابند نہ تھے - لہٰذا ان کا یہ بات کہنا صرف جدال پر مبنی تھا جس سے مولوی صاحب کو نفرت ہوئی اور ان کو حکیم صاحب کی ہدایت سے مایوسی ہوئے دوسری

مین تسلیم کیا ہے کہ لفظ کے ویسے معنے جسکو استعارہ کہا جاتا ہے قوی دلیل سے لئے جائینگے بلا دلیل ایسے معنے نہ لئے جائین گے - پس مین انہین معنے کو مجاز کہتا ہون - جنکو آپنے استعارہ

تتمہ حاشیہ صفحہ ۲۴

وجہ یہ کہ حکیم صاحب کے حق مین مولوی صاحب کو خدا تعالے کیطرف سے ایک یہہ الہام ہوا وان تدعوهم الى الهدى فلن يهتدوا اذاً ابداً یعنے اگر تو انکو ہدایت کی طرف بلائیگا تو وہ کبھی ہدایت پذیر نہونگے - دوسرا یہ الہام ہوا ويضل الله الظالمين و يفعل الله ما يشاء - یعنے خدا ظالمون کو گمراہ کرتا ہے - اور وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے

ان الہامات سے مولوی صاحب نے روانگی فیروزپور کے وقت مجھے خاص اپنی زبان سے اطلاع دی تھی - اور خود ہی اسکی یہ تفسیر فرمائی تھی - کہ جو شخص صحابہ و تابعین وغیرہ سلف صالحین کے اتفاق سے اختلاف کرتا ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے - اور فرمایا کہ ہم لوگ اہلسنت والجماعت اسیوجہ سے کہلاتے ہین کہ ہم سنت یعنے آنحضرت کے قول و فعل پابند ہین - اور جماعت یعنے جماعت صحابہ و تابعین کے پیرو ہین - ہم اس جماعت کی اتباع چھوڑنے سے اہلسنت سے خارج ہو جاتے ہین اور ظالم بنتے ہین - اور خاکسار کو یہ فرمایا کہ مین نے ان لوگون کے مقابلہ مین تیرے قائم رہنے کی بابت خدا تعالے سے بطور استخارہ دعا کی تھی - اسکے جواب مین مجھے یہہ الہام ہوا ہے لکل فرعون موسى - یعنے ہر فرعونے را موسےٰ - لہذا آپ اس مقابلہ کے لئے قائم اور مستعد رہین - ہم خدا تعالے سے دعا کرتے رہین گے - کہ وہ خدا تعالے تمہاری مدد کرے - اسپر قائم و مستقیم رکھے ٭

جو لوگ مولوی صاحب کے اُٹھ جانے کی اَور وجہ بیان کرتے ہین وہ مولوی صاحب کے اس بیان کو سُنکر شرمندہ ہون گے تو معلوم نہین - پھر کس وقت شرمندگی کا موقع پائین گے ٭

کہا ہے۔ اور آپکے جواب سابق سے مین یہ سمجھتا ہون کہ آپ کوئی استعارہ بلا دلیل قوی کسی لفظ سے مراد نہ ٹھیرائینگے۔ میرے لئے یہی تسلیم آپ کی کافی ہے اُس معنے کو آپ مجاز کہین یا نہ کہین۔

حکیم صاحب نے - اس کے جواب مین کوئی عُذر و انکار پیش نہین کیا - اور سکوت سے اُسکو تسلیم فرمایا۔

خاکسار - (۱۰) محال اور مجہول الکنہ مین فرق ہے - اول کی تسلیم جائز نہین - دوسرے کی جائز ہے -

حکیم صاحب - مسلم ہے -

خاکسار - (۱۱) عادت کا خلاف جائز ہے - بنا بر علیہ معجزات انبیا و کرامات اولیا جو عادت اللہ کی ایک خاص صورت ہین واجب التسلیم ہین اگر انکا ثبوت ہو -

حکیم صاحب - یہ بہی ایک خاص عادت اللہ ہے[1] -

خاکسار - (۱۲) قانون قدرت جسکو بعض لوگ خدا کا قانون بنائے بیٹھے ہین وہ اُن مین خدا کی قدرت کا قانون و معیار نہین ہے -

حکیم صاحب - ہان[2] انسان کے محدود تجربے اور مشاہدے قانون قدرت پر حاوی

---

[1] آپ فرماتے ہین کہ معجزہ و کرامت یہی خدا کی ایک خاص عادت ہے اسمین اپنے معجزہ کو تو دبی زبان سے مانا ہے - مگر اسکے خارق عادت ہونیسے انکار کیا - اور یہہ خیال نفرمایا کہ مخاطب نے بھی اسکو مطلق عادت کا خارق نہین کہا - صرف عام عادت اللہ کا خارق قرار دیا ہے - جس سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ معجزہ خدا کی خاص عادت کا جو انبیا کے ساتھ رہی ہے اسکے نزدیک بہی خارق نہین - پہر اس بات کہنے کی آپکو کیا حاجت تھی - معلوم ہوتا ہے کہ آپ دوسرے کا کلام کا مطلب جلد نہین سمجھتے -

[2] اسمین آپ خوب بولا گئے ہین گویا شکنجہ مین پہنسگئے - جس قانون قدرت کی دست آویز سے آپکے پیر اور مرشد اور مرید صحیح احادیث کو رد کر رہے ہین - اس سے آپ تمسک نکرسکینگے اور ان احادیث کو رد کرنے پر قادر نہ ہونگے ☙

نہین ہو سکتے۔

خاکسار۔ (۱۳) آپ آنحضرت صلعم کے معراج جسمانی کو تسلیم کرتے ہین یا نہین۔

حکیم صاحب۔ مین نے اس مسئلہ مین غور نہین کیا کہ جسدی ہے یا روحانی نفس معراج کا اقرار ہے[1]۔

خاکسار۔ (۱۴) غیر نبی کا الہام دوسرے شخص پر حجت شرعی ہے یا نہین۔

حکیم صاحب۔ غیر نبی کا الہام نبی کے صریح حکم کے خلاف ہو تو حجت نہین اور اگر کسی ایسے معاملہ مین ہو کہ اسمین صریح حکم نبی کا خلاف نہین ہے تو ممکن ہے[2] کہ کسی کیلئے حجت ہو مگر

---

[1] اسمین آپنے سفید جھوٹ سے کام لیا ہے۔ آپ مدتون سے کُتب حدیث کی جنمین معراج نبوی کا ذکر ہے اوراق گردانی کر رہے ہین۔ اور عام مسلمانون کا یہہ اعتقاد کہ آنحضرت کو جسمانی معراج ہوا ہے جانتے ہین اور خاکسار آپنے استاد مولوی محمد صاحب سہارنپوری ثم الکی سے (جو بیرنگ کے خیالات کے آدمی ہین) حدیث معراج کے یہی معنے سن چکے ہونگے۔ کہ آنحضرت اس جسم مبارک سے آسمانون تک گئے۔ اور ادہر اپنے پیر مرزا اور اُنکے مریدون کے خیالات دمنقالات بہ ملک مین شائع ہوتے دیکھ رہے ہین۔ پھر کیا ایسی حالت مین ممکن ہے کہ آپنے اس مسئلہ مین کچھ نہ سوچا ہو کہ ہمارے پیر کا خیال صحیح ہے یا اُن مسلمانون کا۔ یا بلا عذر ،تامل محض تقلیدًا اپنے پیر کا یہ خیال کہ معراج صرف روحانی ہوا ہے مان لیا ہو؟ ہر گز نہین۔ آپ سچے ہین تو اسپر قسم کہائین۔ مگر یہ مسئلہ یاد رکھین کہ قسم مین توریہ جائز نہین ہے۔ اور قسم اسی معنے پر واقع ہوتی ہی جو اسکے معنے دوسرا سمجھے۔

[2] آپ کے جملہ "ممکن ہے" اور پھر اسکے مستثنٰی! "مگر حجت شرعی نہین" کو ناظرین خیال مین لائین۔ یہہ کیسے اضطراب پر مبنی ہین؟ غیر نبی کا الہام شرعی حجت نہین تو پھر کیسی حجت ہے؟ اور یہان شرعی حجت کے سوا کس حجت سے بحث ہے؟۔

حجت شرعی نہین۔

خاکسار۔ (۱۵) صحابی کی ایسی تفسیر آیات قرآن جسکے معنے سمجھنے مین محض رائے کا دخل نہو حکماً مرفوع ہے یا نہین۔

حکیم صاحب۔ صحابی کی ایسی تفسیر کوئی حکماً حجت نہین۔[1]

خاکسار۔ (۱۶) درصورت عدم حجیت وہ دوسرون کی تفسیر بالرائے سے مقدم ہے یا نہین؟

حکیم صاحب۔ صحابی کی تفسیر کو مقدم کرنا کوئی ضرورت نہین۔

خاکسار۔ (۱۷) نبوت ختم ہو چکی ہے یا نہین۔

حکیم صاحب۔ نبوت تشریعی ختم ہو چکی ہے۔ کوئی شخص شرع جدید نہین لا سکتا۔

خاکسار۔ [illegible] شریع جدید نہ کرے۔ شرع محمدی کے تابع ہو اور نبی کہلائے۔ جیسے انبیا بنی اسرائیل توریت کا اتباع کرتے تھے اور نبی کہلاتے تھے۔

حکیم صاحب۔ کوئی بعید نہین۔ ہو۔[2]

---

[1] اس جواب مین اور جواب سوال نمبر ۱۵ مین آپنے سلف صالحین کا خلاف کیا۔ اور اپنی اور اپنے پیر مرزا کی تاویلات بدعیہ مخالفہ سلف صالحین کے لئے راستہ نکالا ہے۔ سلف صالحین تو ہر بات مین صحابہ کے اقوال وآثار کی پیروی کرتے اور انکی آرا کو بھی اپنی آرا سے مقدم سمجھتے۔ آپ انکی ایسی تفسیر کو بھی نہین مانتے۔ جسکا آنحضرت سے مسموع ہونا متعین ہے اور اسمین رائے محض کا دخل نہین ہے۔

[2] اسمین تو آپنے حد کر دی۔ پیروی قرآن وحدیث اور اتباع سلف صالحین وعام مومنین سب کو بالائے طاق رکھکر اپنے پیر مرزا کی تقلید اختیار کی ہے۔ جسمین وہ سر سید احمد خان کے

خاکسار۔ (۱۹) آیت خاتم النبیین نبوت کو ختم کرتی ہے۔ آپ نبی جدید کی تجویز پر کیا دلیل رکھتے ہین۔؟

حکیم صاحب۔ خاتم النبیین کی آیت تشریعی انبیا کی ختم کی دلیل ہے۔ نبی بلا تشریع کے وجود کی مانع نہین ہے۔ ایسے نبی کے دلائل مین اسوقت پیش نہین کرتا۔

مقلد بنے ہین۔ جو ختم نبوت سے بتاویل انکار کرکے۔ کالون۔ لوتھر۔ بابو کیشب چندر سین اور دیانند سرستی کو نبی یا پیغمبر قرار دے چکے ہین۔ د بنا بر علیہ ان کے بعض پیرو ان کو پیغمبر سمجھتے ہین۔

آپ کو اور آپکے پیر مرزا کو یہ سوجھی ہے کہ ہم بھی کام تو وہی کر رہے ہین۔ جو سر سید احمد خان کر چکے ہین۔ پھر وہ کون ہین کہ وہ نبی کہلا دین۔ اور ہم اس خطاب سے محروم رہجاوین ۔۔

۱۵ مجلس مناظرہ کے بعد آپ کو اپنے اس جواب کی مضرت سوجھی تو آپنے حافظ محمد یوسف صاحب مہتمم انعقاد جلسہ سے یہ بات کہی کہ اس جواب مین کہین حدیث "علما امتی کانبیاء بنی اسرائیل" درج کرا دو۔ حکیم صاحب کے روانہ لودیانہ ہو جانے کے بعد حافظ صاحب نے منشی عبد اللہ صاحب نقشہ نویس اور میان الہ بخش صاحب دریائی فروش کے سامنے خاکسار سے اس امر کی درخواست کی۔ خاکسار نے اسکے جواب مین یہ بات کہی کہ اس جواب کے ساتھ تو یہ حدیث کہین چسپان نہین ہو سکتی۔ ہان وہ اس جواب کو واپس لین۔ اور بجاے اسکے یہ جواب دین کہ اسوقت نبی تو کوئی ہو نہین سکتا۔ اس وقت کے علما مشابہ انبیا ہین تو اس جواب کے ساتھ وہ حدیث بخوبی چسپان ہو سکتی ہے۔ آیندہ آپ کو اختیار ہے۔ جس مقام مین چاہین اس حدیث کو درج کر دین۔ حافظ صاحب اپنے قلم سے اس حدیث کو درج نکر سکے۔ اور اپنی نوکری پر چلے گئے۔ پھر خاکسار نے ڈاک کے ذریعہ وہ کاغذ جسمین

بھجوا دین

خاکسار۔ (۲۰) لفظ عیسی بن مریم اور دجال کے اصلی معنی (جسکی تاویل محتاج دلیل ہو) آنحضرت صلعم اور صحابہ و تابعین کے زمانہ مین اسوقت تک کیا سمجھے گئے

حکیم صاحب۔ مجھے تمام لوگون کے کُل اقوال کی خبر نہین۔

خاکسار۔ (۲۱) مین نے نہ تمام لوگون کے اقوال پوچھے ہین۔ نہ کُل اقوال۔ جن لوگون کے اقوال پر آپ کو اطلاع ہے۔ انکا کیا خیال تھا۔

حکیم صاحب۔ ابن مریم سے قرآن مین عیسی نبی اسرائیلی مراد ہے۔ اور دجال کی نسبت مختلف خیال ہین۔ ابن صیاد کو حضرت عمر رضہ دجال سمجھتے اور اس پر قسم کھاتے تھے۔

خاکسار۔ (۲۲) احادیث نبویہ مین جو ابن مریم کا لفظ وارد ہے اس کے معنے صحابہ و تابعین وغیرہ مسلمین نے جہانتک آپکو علم ہے کیا سمجھے ہین۔ اور دجال کی نسبت

اصول و سوالات درج تھے انکے پاس بھیجدیا اور ان کو اختیار دیا کہ جہان چاہین۔ اس حدیث کو درج کردین۔ اُنہون نے وہان سے بھی اس کاغذ کو بلا تصرف و تبدل واپس کیا۔ اور کہین اس حدیث کو درج نفرمایا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اُنہون نے کہین بھی اسکا مساغ نہ پایا۔

ہم اب بھی حکیم صاحب کو اختیار دیتے ہین۔ کہ جہان چاہین اس حدیث کو چسپان کردین (اگر گنجایش پاوین۔ ہمارے نزدیک تو یہ حدیث تب ہی انکی متمسک ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ اس جواب کو بدلدین۔ اور یہہ جواب دین۔ کہ اب نبی کوئی نہین ہو سکتا۔ علماء امت محمدیہ انبیاء بنی اسرائیل کے مشابہہ ہین۔

۱؎ اسمین ایک دھوکا ہے۔ جس کا بیان بار ہان تتمہ جواب نمبری ۲۴ مین عنقریب آئیگا۔ انشاءاللہ تعالے۔

جو آپنے اختلاف بیان کیا ہے۔ اسکی ایک شق آپنے بیان کی ہے دوسری نہین کی۔ اب بیان فرمادین کہ سوائے ابن صیاد کی بہی صحابہؓ و تابعین نے کیسکو دجال سمجہا ہے۔

حکیم صاحب۔ مجہے یاد نہین کہ سوائے ابن صیاد کے کیسکو دجال کہا گیا ہو اور ابن مریم کے ساتھ کسی نے جہانتک مجہے یاد ہے اسرائیلی کی قید نہین لگائی۔

خاکسار۔ (۲۳) آنحضرت صلعم کے وقت مین ابن مریم کا لفظ قرآن مین اور پہر آنحضرت کے کلام مین اور عام لوگون کی کلام مین جب کبہی بولا جاتا تہا تو اس لفظ کے اصل معنے کیا سمجہے جاتے تھے آیا وہی حضرت عیسے ابن مریم اسرائیلی یا کوئی اور معنے بہی کسی کے خیال مین آئے تھے۔

حکیم صاحب۔ قرآن شریف مین جہان ابن مریم آیا ہے وہان تو وہی عیسے ابن مریم سمجہے جاتے تھے [illegible] اگر [illegible] تو [illegible] صحابہ کی جانب سے یہ معنے نہین دیکھے کہ آیا وہ اسکو مثیل ابن مریم سمجہتے تھے۔ یا واقعی نبی اللہ بنی اسرائیل مراد لیتے تھے۔

خاکسار۔ (۲۴) آٹھوین اصول مین آپ تسلیم کر چکے ہین کہ احادیث اور قرآن کے اصلی معنے ————

جواب نمبری ۲۴۔ اس حد تک پہنچا تہا کہ حکیم صاحب مجلس سے رخصت کے خواستگار ہوئے۔ اس وقت جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب پروفیسر عربی کالج لاہور نے فرمایا کہ ان اصول و سوالات و جوابات پر فریقین کے دستخط ثبت ہونے چاہئین۔ و بناءً علیہ وہ اصول و سوالات و جوابات اس مجلس مین اول سے آخر تک لفظ بلفظ پڑہے گئے۔ پہر حکیم صاحب نے اسکو اپنے ہاتھ مین لیکر ملاحظہ فرما کر تسلیم کیا۔ اور پہلے انہر اپنا دستخط ثبت کرنا چاہا مگر پہر فرمایا کہ یہہ دوسرے کاغذ پر صاف ہو جائینگے تو ان پر دستخط کرونگا

اور یہ کہکر آپ مجلس سے کہڑے ہوگئے اور دوسری جگہہ کہانا کہا کر اپنے آقا راجہ صاحب کے پاس چلے گئے۔ ان کے بعد اکثر ارکان مجلس اپنے اپنے مکانات کو تشریف لیگئے صرف خاکسار اور جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب اور چند دیگر احباب تقریباً ایک گھنٹہ تک وہان ٹہیرے۔ اور ان اصول و سوالات وجوابات کی دو نقلین کراکے اصل سے انکا مقابلہ کرتے رہے۔ اس کے بعد ہم بھی وہان سے رخصت ہوئے۔ اور ان دو نقلون مین سے ایک نقل پر خاکسار نے اپنے دستخط ثبت کرکے حکیم صاحب کا دستخط ثبت کرانے کی غرض سے اسکو حافظ جی کی سپرد کیا۔ اور یہہ کہدیا کہ جبوقت حکیم صاحب واپس آئین اور مباحثہ پورا کرنا چاہین اسوقت آپ ہم لوگون کو بھی طلب کرین۔

تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب اس مکان مین واپس آگئے تو آپنے اس صاف شدہ نقل کو ملاحظہ فرمایا۔ اور مطابق اصل پاکر اسپر دستخط کرنا چاہا۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ حافظ محمد یوسف صاحب نے انکو دستخط کرنے سے روک دیا۔ جسکی وجہ ہم عنقریب بیان کرین گے انشاءاللہ تعالےٰ ❖

اس نقل مین حکیم صاحب نے اسقدر اضافہ کرنا چاہا کہ جواب نمبری (۱۸ یا ۱۹) مین کہین پر حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کو درج کیا جائے۔ جسکو حافظ صاحب نے منظور کرلیا۔ اور دوسرے دن کاغذ واپس دینے کے وقت اسکی تعمیل کے لئے مجھے ہی مامور کیا۔ خاکسار اس وجہ سے جو حاشیہ (علہ) صفحہ (۲۹) مین عرض کرچکا ہے اسکو قبول نکرسکا۔

اسدن بارہ بجے دن سے رات کے چار بجے تک حکیم صاحب لاہور مین رہے اور اپنے پیر کے بعض نئے حواریون کو (جنمین حافظ محمد یوسف صاحب و منشی الٰہی بخش صاحب شامل و حاضر تھے) حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی پر چڑہائے جانے اور ہڈی نہ ٹوٹنے کے سبب سولی سے زندہ اُتر آنے اور پھر اپنی موت سے وفات پانے کا حال جیسا کہ سرسید احمد خان صاحب کی تفسیر مین درج ہے سُناتے رہے۔ مگر خاکسار سے مباحثہ